تاریخ دربار دہلی

۱۲ دسمبر ۱۹۱۱ء

یعنی حضور ملک معظم جارج پنجم کی رسم تاجپوشی ہندوستان

جسمیں

اول سے لیکر آخر تک دربار کے تمام حالاتِ چشم دید لکھے
گئے اور ہر مقام کے نقشے بھی لگائے ہیں

مرتبہ

سید ظہور الحسن مالک کارخانہ احسن التجارت قومی پریس دہلی
کٹرہ نظام الملک نزد جامع مسجد

ہلالی پریس دہلی میں طبع کرا کے شائع کیا

نذر السلطان

جس طرح دہلی افسردہ قدوم میمنت لزوم خاقان اعظم
حضور جارج خامس اور اُن کے دربار تاجپوشی سے فخر و مباہات
کے اعلیٰ درجہ پر پہنچی۔ اسیطرح دربار دہلی کی یہ تاریخ ملکۂ اسلام
عالیجناب نواب **سلطان جہان بیگم** صاحبہ والیہ ریاست
بھوپال کے اسم گرامی سے منسوب ہو کر فلک اعزاز پر دوامی مقام
حاصل کرتی ہے

مسلمانان ہند کی جماعت مین جو رتبہ بھوپال کی اسلامی ملکہ کو اللہ تعالے
نے دیا ہے وہ آنیوالی نسلوں کے الواح قلوب پر ہمیشہ نقش رہیگا
لہذا نہایت ادب سے اس تاریخی یادگار کو جناب عالیہ کی ذات
بابرکات سے نسبت دیکر امید کرتا ہوں کہ ایزد سبحانہ و تعالے
اس نام و کام کو تا ابد برقرار رکھے۔ آمین ٭

کمترین زمن
سید ظہور الحسن دہلوی

فہرست مضامین کتاب دربار دہلی دسمبر ۱۹۱۱ء

جلوس اہلِ اسلام

مسلمانوں نے بھی اس جلوس کو خوب آراستہ کیا اکثر رئیسوں کے یہاں سے ہاتھی منگوائے اور بگھیاں منگوائیں اور آگے آگے جلوس کے جھنڈے تھے اور اکثر طالبعلموں کے ہاتھوں میں جھنڈیاں تھیں۔ ۳۰ دسمبر کی صبح کو ہزارہا مسلمان جامع مسجد دہلی میں جمع ہوئے جن میں علماء و مشائخ جس قدر باہر سے بلوائے ہوئے آئے تھے وہ بھی سب جمع ہوگئے باہر سے جس قدر علماء یا مشائخ آئے تھے سب کے نام تو ہمیں یاد نہیں مگر چند اصحاب کے نام درج ذیل ہیں۔

شمس العلماء مولانا مولوی شبلی صاحب نعمانی۔ شمس العلماء مولانا ابو الخیر صاحب غازی پوری۔ مولانا مولوی عبداللہ صاحب ٹونکی۔ مولانا مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی۔ مولانا مولوی محمد احمد صاحب دیوبندی۔ جناب مولانا مولوی غلام محی الدین شاہ صاحب خان گڑھ ضلع مظفرگڑھ۔ آپ پنجاب میں ایک مشہور عالم اور مشائخ ہیں اور آپ کے ہزاروں مرید ہیں۔ اور گورنمنٹ بھی آپکی بہت عزت کرتی ہے آپ کے اخلاق نے اکثر حصہ پنجاب کو آپ کا گرویدہ بنا رکھا ہے۔ اور دیگر مشاہیر بھی پنجاب کے شامل تھے غرض ۱۰ بجے دن تک پورا مجمع جامع مسجد میں ہوگیا۔ علمائے دین اور بزرگان قوم اسلام نے حکومت برطانیہ کی برکات پر وعظ فرمائے۔ اور امام صاحب جامع مسجد دہلی نے شہنشاہ معظم و علیا حضرت ملکہ معظمہ کی درازی عمر اور ترقی اقبال اور ہندوستان میں برطانیہ حکومت کی استحکامی کے لئے دعا مانگی یہ نظارہ بوجہ اپنی سادہ روش کی وجہ سے جس میں کسی قسم کی نمائش نہ تھی، بہت ہی اثر خیز تھا۔ امید ہے کہ اس موقع پر حاضرین نے جو دعا عاجزی اور خلوص دل سے مانگی تھی۔ وہ ضرور خداوند کریم جل شانہ کی بارگاہ میں شرف قبولیت حاصل کی ہوگی۔ اس دعا میں یہ فقرہ کہ خداوند کریم شہنشاہ معظم کو

رعایا کے دلوں میں جگہ دے۔ بہت ہی اثر پیدا کرنے والا تھا۔ امام صاحب ہر فقرہ کے
خاتمہ پر آمین کہتے جاتے تھے اور تمام حاضرین یکزبان ہو کر اعادہ کرتے تھے جب دعا
ختم ہو گئی تو تمام حاضرین نے شہنشاہ معظم کی تاجپوشی پر ایک دوسرے کو صدق دل سے
مبارکباد دی۔ یہ دلفریب نظارہ تقریباً ڈیڑھ گھنٹہ تک جاری رہا۔ اور آخر میں سب نے
بلند آواز سے "خدا ہمارے شہنشاہ اور ملکہ معظمہ کو طویل عمر عطا فرمائے" کے نعرے
لگائے گئے۔ اس کے بعد ابھی لوگ جلوس بنا کر مسجد سے نکلنے ہی کو تھے کہ حضور لفٹنٹ
گورنر صاحب پنجاب نے تشریف لا کر جلسہ کو افتخار بخشا لوگ پھر واپس آ گئے۔ اور
لاٹ صاحب موصوف نے جو شہنشاہ معظم کے لئے دعا مانگی جس میں حاضرین بھی
شامل ہوئے بعدہ جلوس خاص سڑک سے شروع ہو کر براہ راجگھاٹ دروازہ ثمن برج کو
گیا۔ اور ٹھیک بارہ بجے پہنچا اس موقع پر لوگ دعا مانگنے کے بعد شاہی میلہ میں چلے
گئے۔ لیکن علماء دین وہیں موجود رہے اور نماز ظہر وہیں ادا کی۔ سہ پہر کے وقت
پھر ثمن برج کے سامنے جمع ہوئے۔ اور شہنشاہ معظم اور ملکہ معظمہ کے روبرو تیسری
دفعہ دعا مانگی۔ نواب سر فتح علی خان قزلباش سی۔ آئی۔ ای پریسیڈنٹ جلوس کمیٹی
اور جناب حاذق الملک حکیم حافظ محمد اجمل خانصاحب دہلوی سکرٹری اور دیگر ممبران
کمیٹی قابل مبارکباد ہیں کہ رات دن محنت کر کے اس جلوس کو شاندار اور کامیاب
بنایا۔ اس جلوس کو کرنیل عبدالمجید آف پٹیالہ نے مرتب کیا تھا۔ اور آنریبل ملک عمر حیات
خان ٹوانہ انڈین ہیرالڈ سی۔ آئی۔ ای۔ سربراہ تھے۔ لوگ میلہ میں شام تک رہے
اور نواب فتح علیخاں کے انتظام سے کسی کو ذرا بھی تکلیف محسوس نہیں ہوئی۔ بادشاہی
بادشا میلہ میں تقریباً ۱۵ ہزار آدمیوں کو روزانہ کھانا کھلایا گیا۔ مسلمانوں کا جلوس جسمیں علمائے
دین اور سجادہ نشینان اور خود ہز ہائنس میر خیرپور جی سی آئی ای شامل تھے۔ سلطنت
برطانیہ کی تواریخ میں نئی مثال ہے حضور شہنشاہ معظم نے بذات خاص مسلمانوں کے جلوس سے دلچسپی فرمائی

دیکھا بھالا اور فرمایا کہ یہ ہتیار سخت خطرناک ہی تقسیم تمغہ جات کے بعد پولیس نے شاہی سلامی اتاری۔ اور شہنشاہ معظم کے لیے تین مرتبہ خوشی کے نعرے بلند ہوئے جنگی شور کی آواز نے ایک عجیب لطف پیدا کر رکھا تھا حضور شہنشاہ معظم پھر گھوڑے پر سوار ہو کر اور ملکہ معظمہ گاڑی میں بیٹھکر اپنے کیمپ کو روانہ ہوئے۔ ۷ رسالہ اور کنگس ڈریہ وگون گارڈ پیشروی کے طور پر شہنشاہ معظم کے ہمراہ تھے حضور ممدوح کی روانگی پر قومی گت بجایا گیا۔ اور حاضرین اور پولیس کی جانب سے نعرہ ہائے شادمانی بلند ہوئے۔ شہنشاہ معظم کی روانگی کے بعد پولیس افسران اور تمغہ یافتگان کی تصویر لی گئی۔

شہنشاہ معظم کے حضور میں اظہار اطاعت

۱۲ دسمبر کے دربار کے بعد جن والیان ملک اور حکام سے اظہار اطاعت لیا گیا تھا اُنکے نام نمبروار درج ہیں جس طرح کہ پیش ہوئے تھے۔

ہز اکسلنسی گورنر جنرل

ہز اکسلنسی جنرل سر او مور کریگ سپہ سالار ممبران اگزیکٹیو کونسل وائسرائے حیدرآباد (حضور نظام) معہ لفٹنٹ کرنل پی رزیڈنٹ۔

بڑودہ ہز ہائنس مہاراجہ صاحب۔

میسور ہز ہائنس مہاراجہ صاحب معہ لفٹننٹ کرنل ڈیلی رزیڈنٹ کشمیر ہیو مہاراجہ صاحب ڈیلی معہ آنریبل سٹوارٹ فریزر۔

راجپوتانہ

آنریبل مسٹر ایلیٹ کالون ایجنٹ گورنر جنرل ہز ہائنس مہاراجہ جے پور

ہز ہائنس مہاراجہ جودھپور ہز ہائنس مہاراؤ راجہ بوندی